رجسٹرڈ ایل نمبر R. L. No 2595:۲۵۹۵

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانے والا پہلا اخبار

KHILAFAT LIBRARY

نور

یَهۡدِی اللّٰهُ لِنُورِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ

ہر ماہ کی ۳، ۱۰، ۱۷، ۲۴ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر ۔ ایس ... انف

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۔۔۔ ۱؎
ششماہی ۔۔ ۔۔ ۱۲؍
چندہ سالانہ سرپرستوں سے ۱۰؍ عہ
۔۔ ۔۔ امراء ۔۔ ۵؍
۔۔ ممالک غیر ۔۔ ۶ شلنگ

جلد ۲۲

نمبر ۵

اخبار نور قادیان

مورخہ ۲۳ر دسمبر ۳۰ئہ

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت ظاہر کرنا، (۲) سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا (۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا ؛

زنبیل

دو دفعہ اطلاع دینے کے بعد جن دوستوں کے نام یکم دسمبر کو وی پی کئے گئے ہیں مجھے ہر طرح توقع رکھنی چاہیئے کہ یہ بھائی اب وی پی وصول فرما کر نور جو ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ ہے سے عملی محبت کا ثبوت دینگے۔

واجب الاحترام آنریری جنرل سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی طرف سے سالانہ اجلاس میں شمولیت کیلئے مجھے دعوت نامہ پہنچا، میں ضرور اس مفید کانفرنس میں شامل ہوتا مگر انہی دنوں قادیان میں بھی جلسہ ہے اس لئے کانفرنس میں میرا شامل ہونا بہت مشکل، بہر حال میں جناب سکرٹری صاحب کا تہ دل سے ممنون ہوں اگر زندگی رہی تو انشاء اللہ آئندہ اجلاس میں شامل ہونے کی کوشش کرونگا۔

میری معذوری ۔ مجھے روزانہ آٹھ گھنٹے قرآن پاک کے ہندی ترجمہ میں دینے پڑتے ہیں، علاوہ ازیں گذشتہ دنوں میری طبیعت بھی ناساز رہی، اس لئے میں اس اخبار کے پروف نہیں دیکھ سکا، اگر کوئی غلطی ہو تو دوست مجھے معذور سمجھیں۔

نور کی توسیع اشاعت کا سوال ۔ جناب برادرم محمد عبدالرحیم صاحب جنرل سکرٹری محبوب نگر سے لکھتے ہیں کہ "آپ براہ کرم ایک سال کیلئے وی پی حسب ذیل پتہ پر فرماویں آپ کا اخبار خصوصاً سکھوں کیلئے جو بے نظیر کام کر رہا ہے اس کیلئے جتنی بھی اس اخبار کی اعانت کی جائے کم ہے، ہمارے ہر فرد کو اس کی توسیع اشاعت کیلئے سر توڑ کوشش کرنی چاہیئے"، اگر یہی ملی جذبہ دوسرے دوستوں کے دلوں میں بھی پیدا ہو جائے تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتا ہے نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجا لا رہا ہے اپنے اور بیگانے سب اس کے معترف ہیں، اگر دوست اس کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ دیں، تو میں اخبار کی کمی اشاعت اور مالی مشکلات کے سوال سے بے فکر ہو کر بہ اطمینان اپنے وقت کا بیشتر حصہ فرقان حمید کے ہندی ترجمہ میں دے سکوں۔

فرقان حمید کا ہندی ترجمہ ۔ یقیناً دوست یہ سن کر خوش ہونگے، کہ اللہ کریم کے کرم سے فرقان حمید کے ہندی ترجمہ کا بارہواں پارہ شروع ہے اور الحمدللہ میں اس مقدس خدمت میں خاص روحانی سرور محسوس کرتا ہوں ۲۳ر نومبر کو میری طبیعت بہت ناساز تھی، بظاہر کام کرنے کو دل نہیں چاہتا تھا، مگر ناغہ ناگوار تھا، اپنے اوپر جبر کر کے ترجمہ کیلئے بیٹھ گیا، مگر مجھے اس قدر روحانی سرور آیا کہ پانچ گھنٹے لگاتار کام کرنے کے بعد نہ صرف یہی کہ کوئی کوفت نہ تھی بلکہ طبیعت میں تازگی اور ایک روحانی بشاشت تھی، دوست میرے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ مجھے اس کار خیر کیلئے خاص توفیق عطا فرمائے اور میں جلد سے جلد بخیر و خوبی اس کار عظیم کو سر انجام دے سکوں، آمین۔

باہتمام ... برقی پریس امرتسر میں باہتمام شیخ غلام احمد پرنٹر چھپا اور شیخ محمد یوسف پبلشر نے قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا ؛

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۳۰ء

KHILAFAT LIBRARY

جلسہ

۲۶و ۲۷ر و ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۰ء قادیان میں منعقد ہوگا

پہلا دن جمعہ ۲۶ر دسمبر

پہلا اجلاس

نمبر مضامین	وقت	مضمون	لیکچرار
	½۹ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
	۱۰ " " ½۱۰ "	افتتاحی تقریر	از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ
	½۱۰ " ۱۱ "	خطبہ استقبالیہ	ناظر ضیافت۔
۱	۱۱ " " ۱۲ "	اقتصادیات اسلام	چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے
۲	۱۲ " " ۱ "	سناتن دہرمی ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کے موثر ذرائع	شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور
نماز جمعہ و عصر ایک بجے سے تین بجے تک			
دوسرا اجلاس			
۳	۳ بجے سے ۴ بجے تک	اسلام اور برہمو سماج	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے
۴	۴ " " ۵ "	صداقت حضرت مسیح موعود از روئے تورات و انجیل	ابوالعطا مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل
دوسرا دن (ہفتہ) ۲۷ر دسمبر			
پہلا اجلاس			
	½۹ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۵	۱۰ " " ۱۱ "	اجرائے نبوت از روئے قرآن کریم	شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری مولوی فاضل بی اے
۶	۱۱ " " ۱۲ "	حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلعم کی شان کو کس نئے رنگ میں پیش کیا جس سے خود مسلمان پہلے ...	ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۷	۱۲ " " ۱ "	برکات خلافت۔	مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل
نماز ظہر و عصر ایک بجے سے تین بجے تک			
دوسرا اجلاس			
۸	تین بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شروع ہوگی		
تیسرا دن (اتوار) ۲۸ر دسمبر			
پہلا اجلاس			
	½۹ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹	۱۰ " " ۱۱ "	حضرت مسیح موعود کی عبادت الٰہی	مفتی محمد صادق صاحب
۱۰	۱۱ " " ۱ "	واقعہ صلیب مسیح ناصری	میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق
دوسرا اجلاس			
۱۱	تین بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز شروع ہوگی،		

خلاصہ مضمون نمبر ۱ "اقتصادیات اسلام"

(۱) علم اقتصاد کا موضوع، (۲) دولت کا مفید عام اور صحیح طریقہ تقسیم (۳) ضرورت سے زیادہ یا ضرورت سے کم مال و دولت کے نقصانات (۴) میانہ روی خیر الامور اوسطہا (۵) اسلامی قوانین متعلق قرضہ تجارت و زکوٰۃ (۶) اسلامی قوانین متعلق تقسیم اموال، گہری حکمت اور انصاف پر مبنی تھا (۷) ہندو قوانین وراثت اور یورپ کے قوانین وراثت سے اسلامی قوانین کا مقابلہ (۸) اسلامی قوانین کی برتری کا ثبوت (۹) مسلمانوں کی موجودہ غربت کے اسباب اور ان کا علاج (۱۰) احمدیہ جماعت کیلئے انتباہ۔

خلاصہ مضمون نمبر ۲۔ "سناتن دہرم میں تبلیغ اسلام کے موثر ذرائع"

(۱) سناتن دھرمی گرنتھوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر (۲) سناتن دھرمی بزرگوں کی زبان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف (۳) سناتن دھرمی گرنتھ اور کثرت ازدواج (۴) سناتن دہرمی بزرگ اور کثرت ازدواج (۵) سناتن دھرمی گرنتھ اور گائے (۶) سناتن دہرمی گرنتھ اور اوتاروں کے سلسلہ کا اجرا (۷) سناتن دھرمی گرنتھ اور کل یگ یعنی فیج اعوج کے زمانہ کے اوتار۔

خلاصہ مضمون نمبر ۳۔ "برہموازم اور اسلام"

(۱) برہموازم کی حقیقت اور اس کی تاریخی وجوہات، ہندوستان میں مسلمانوں اور انگریزوں کا ہندو تمدن اور مذہب پر اثر اور نئے حالات میں ہندو مذہب کو ہندوؤں کیلئے قابل قبول بنانے اور اس کے قائم رکھنے کی صورت،

(۲) (ل) ویدوں اور اپنشدوں کی معروف تفسیر میں بعض ایسے امور کا جواز نہ ملتا تھا جو بانی برہموازم کے نزدیک ضروری اور قابل قدر تھے، اس لئے الہام اور وحی کی حیثیت کو گرا دیا گیا، تا دینی کتابوں میں رد و بدل کی گنجائش نکل سکے (ب) ہندوؤں کو دوسرے مذاہب کی تبلیغ سے بچانے کیلئے یہ صورت کی گئی، کہ نہ ہندو دوسروں کو تبلیغ کریں، اور نہ دوسرے ہندوؤں کو، گویا تمام مذاہب یکساں طور پر قابل قبول ہیں، اور اُن میں سے کسی ایک کا اختیار کرنا افراد کا ذاتی معاملہ ہے (ج) اگر تمام مذاہب یکساں طور پر قابل قبول ہیں تو برہموازم کی ضرورت یہ قرار دی گئی کہ دوسرے مذاہب صرف اپنے اپنے بزرگوں کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن برہموازم کے نزدیک سب کی عزت ہونی چاہئے،

(۳) برہموازم کے امتیازات پر جرح ۔ (ل) وحی اور الہام انسانی عقل پر کس طرح کی حجت رکھتے ہیں، الہام کی حیثیت کو گرانے کے خطرات، الہامی کتابوں میں اختلاف کی وجہ اجتہاد کا اختیار اور اس کے حدود۔

(ب) کیا ہم آنکھیں بند کر کے کسی ایک مذہب کو اختیار کر سکتے ہیں، یا جس مذہب میں پیدا ہوئے ہیں لازم ہے کہ اسی پر راضی ہوں۔

(ج) بانیان مذاہب کی صداقت پر یقین رکھنا اسلام کی تعلیم ہے پس اسلام کے سامنے برہموازم کا کوئی امتیاز نہیں، اور اصل سوال کہ تمام بانیان مذاہب پر یقین رکھتے ہوئے ہم ان کی تعلیموں میں جو اختلاف نظر آتا ہے اس کو کیسے سلجھا سکتے ہیں، اس مشکل کا حل صرف اسلام نے کیا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

چلو قادیاں

(۲)

وہ مبارک ایام جن کی یاد ہر احمدی کے دل میں مسرت و شادمانی کی لہر پیدا کر دیتی ہے، وہ ایمان پرور ایام جن کا ذکر بھی قلوب میں عشق و محبت کے جذبات برانگیختہ کر دیتا ہے وہ بابرکت ساعات جن کا ہر لمحہ پژمردہ قلوب کو جلا کرنے اور تاریک دلوں کو منور کرنے کیلئے مہر تاباں کا حکم رکھتا ہے وہ پیاری گھڑیاں جن میں ہزاروں ارض حرم میں بے تابانہ اور والہانہ انداز میں آتے اور گھومتے نظر آتے ہیں، بہت قریب، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ دروازے پر آ گئیں۔

پیارے دوستو! آج دنیا اپنی اپنی الجھنوں میں مصروف ہے، وہ غوغا و شور کے سننے میں محو ہے، انھیں دین کا کچھ بھی خیال نہیں، انھیں اللہ تعالیٰ کے عشق و محبت سے کچھ واسطہ نہیں، وہ اپنے ہی خیالات کی دنیا میں مگن ہیں ان کا رب ان کی خواہشات ہے ان کا مقصد حصول جاہ اور حصول مال و متاع ہے ان کا منتہائے نظر دنیا کی دل فریبی و رعنائی ہے، مگر صرف یہی ایک ایسی جماعت ہے ہاں وہ جماعت جس نے موجودہ زمانہ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا اور راستباز تسلیم کر کے احمدیت کا علم اپنے ہاتھ میں اُٹھایا، اور اپنے دلوں کو نور ایمان سے منور کیا، اور اپنے خونوں میں گرمیٔ ایمان کی حدت پیدا کی، یعنی جماعت احمدیہ جو بخلاف تمام دنیا کے خدا کے نام پر لبیک کہنے کیلئے اپنے تن من اور مال و جان اور عزیز سے عزیز چیزوں کو نثار و قربان کرنے کیلئے تیار ہے یہی وہ جماعت ہے، جس نے اپنے خون کے حرفوں سے آسمان کے کناروں پر، ہاں رفعت و بلندی نیکی اور پاکبازی کے آسمان پر یہ نقش کر دیا ہے، کہ ہم دنیا میں آئے ہی صرف اس لئے ہیں کہ تا مر کر دنیا کو نجات دیں، خود دُکھ اُٹھا کر لوگوں کو سکھ پہونچائیں، آپ مار کھا کر دوسروں کو نرم کریں اور یہی وجہ ہے کہ ہر بڑی مشکل کا مقابلہ کرنے کیلئے اور ہر آفت کے سامنے سینہ سپر ہونے کیلئے اگر کوئی جماعت مردانہ وار کھڑی ہوتی ہے تو وہ صرف احمدیہ جماعت ہی ہے پس صرف ہماری جماعت ہی وہ ہے جو دین کی عاشق ہے جسے دنیا سے صرف اتنا ہی کام ہے کہ وہ ہمارے حقیقی کام میں معاون اور مددگار بنے، اگر دنیا ہمارے حصول مقصد میں روک ہو تو ہماری زندگی کا ہر سانس اسے دھتکار بتاتا ہے، اور ہمارا ہر فرد بشر اُسے انتہائی نفرت و ناپسندیدگی کے جذبات سے دیکھتا ہے، پس جب ہماری جماعت اس قدر دین کی متوالی اور اسلام کی شیدائی ہے، تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ اب جبکہ ارض حرم میں جلسۂ سالانہ کے انعقاد کا مبارک موقع قریب آ رہا ہے، وہ پیچھے ہٹ جائیگی، اور اس کام میں شمولیت سے انکار کر دیگی، حاشا و کلا، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، ہمارا ہر احمدی خواہ وہ بچہ ہو یا جوان، بوڑھا ہو، یا نو عمر، مرد ہو یا عورت، محبت کے جذبات لئے قادیان آئے گا اور اپنے پیارے محبوب کی پیاری بستی کو دیکھ کر اپنے ایمان کو تازہ کریگا۔

دوستو اور عزیزو! وقت تھوڑا ہے اور کام بہت زیادہ انہی ایام میں دنیا میں بیسیوں جگہہ بڑے بڑے اجتماع ہونگے ان سے دنیوی مفاد کا تعلق ہوتا ہے اور ہوگا، مگر ایک ایسے شخص کی راہ میں جس کے دل میں خدا کا جلوہ سما گیا کوئی بھی چیز روک ثابت نہیں ہو سکتی، مشکلات کے پہاڑ اور مصائب کے دریا ایمانداروں کے ارادوں میں حائل نہیں ہو سکتے پس اپنی رکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے آج سے ہی یہ عہد کر لیجئے کہ جلسہ سالانہ میں ضرور شامل ہوں گے اور انشاء اللہ ضرور ہوں گے،

دیکھئے قادیان وہ مبارک مقام ہے جہاں خدا کا پیارا مسیح پیدا ہوا، جہاں وہ رہا، اور اپنی ساری عمر اس نے گذار دی، ایسے بابرکت مقام پر یوں بھی آنا بہت سے فیوض آسمانی کے نزول کا محرک اور باعث ہوا کرتا ہے مگر اب تو ایک خاص تقریب ہے یعنی جلسہ کے ایام ہیں جو دسمبر کے آخری ایام میں ہونگے، ایسے عجیب موقع سے محروم رہنا بہت بڑی محرومی ہوگی، اے کاش! کوئی ذی استطاعت احمدی اس روحانیت کو بڑھانے اور دل کو ایمانی تقویت پہنچانے والے موقع سے محروم نہ رہے اے خدا! تو ایسا ہی کر۔

پیارے دوستو! ذرا شعراء کی حالت دیکھو، ان کے اشعار اگر پڑھو تو پتہ لگیگا کہ وہ کوچۂ یار میں جانے کے کس قدر شیدائی ہوتے ہیں، وہ آہیں بھرتے ہیں ان کے دل میں درد، لب پر فغان اور آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ کاش ہمیں محبوب کے کوچہ میں ہی جانے کا موقع ملے، ایک تو وہ ہیں، مگر اے خوش قسمت جماعت ایک تو ہے جسے ہر وقت موقع ہے کہ وہ کوچۂ یار میں آئے اور اس کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کرے، مبارک وہ جو اس جلسہ میں شامل ہوں اور مبارک وہ جو دوسروں کو اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

شاید آپ لوگ اس سالانہ جلسہ کی اہمیت کو نہ سمجھے ہوں، اگرچہ ایسی امید نہیں مگر پھر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر پرتنویر یہاں درج کر دی جائے، حضور جلسۂ سالانہ کی ضرورت بتاتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت، اس عاجز پر ظاہر ہو، کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آئے، اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو، لیکن اس غرض کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا خرچ کرنا ضروری ہے، ...... کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ کرنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی، اور چونکہ ہر ایک کیلئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا، کہ وہ صحبت میں آ کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کیلئے آئے، ...... لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے، کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کیلئے مقرر کئے جائیں جس میں اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں"

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ان الفاظ سے بہتر اور کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں حضرت اقدس نے اس ارشاد میں جلسہ

سالانہ کی یہ غرض بیان فرمائی ہے، کہ اس میں شامل ہونے سے دل خواہشات نفسانی سے پاک ہوجائیگا، اور ایسی حالت انقطاع میسر آجائیگی جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہیں ہوگا، اور درحقیقت یہ بالکل سچ ہے کیونکہ علاوہ علماء سلسلہ کی معرکہ آرا تقریروں اور مضامین کے جن سے سامعین بہت علمی فوائد حاصل کرسکتے ہیں خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی دو نہایت پر از معارف اور تزکیہ نفس کیلئے غیر معمولی تقاریر فرمایا کرتے ہیں، وہ بابرکت اور خوش قسمت لوگ جنھیں آپ کی زبان مبارک سے تقریریں سننے کا اتفاق ہوا ہے سمجھ سکتے ہیں کہ کس طرح حضور کا ایک ایک لفظ دلوں کو پاک کرتا اور ظلمات ...... اور وساوس و رذائل کو دلوں سے دور کرتا ہے، حضور اپنے علمی نکات اور بہترین معلومات کا ذخیرہ دنیا کے سامنے بکھیر دیتے ہیں علماء اور نکتہ دان، فیلسوف اور پرانی اور نئی روشنی کے پروردہ، سب کی ان تابناک موتیوں کی شعاعوں سے آنکھیں خیرہ ہوجاتی ہیں وہ عش عش کر اٹھتے ہیں،

پس اے دوستو اور عزیزو! میری پر زور درخواست ہے کہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام نہایت قریب آگئے ہیں، اس لئے جلد سے جلد آنے کی تیاری کریں، نہ صرف خود تشریف لائیں بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی ہمراہ لانے کی کوشش کریں، کیونکہ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ یہاں آکر جب وہ اپنی آنکھوں سے مرکز کو دیکھتے ہیں، تو ان کے بہت سے شبہات دور ہوجاتے ہیں اور وہ ہدایت پاکر گھروں کو واپس لوٹتے ہیں، پس خود آئیے اپنے ہمراہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی لائیے، اور انھیں بتلایئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی زندگی کس قدر گمنامی میں تھی، آپ نے کس دلآویز پیرایہ میں فرمایا ہے ؎

میں تھا غریب وبیکس وگمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

مگر اب وہی قادیاں ہے جو یاتیک من کل فج عمیق کا منظر بنی ہوئی ہے وہ معمولی گاؤں جسے قریب کے گاؤں والے بھی نہیں جانتے تھے، اب اکناف عالم میں مشہور ہے وہ معمولی انسان جسے لوگوں نے حقیر جانا، کہا کہ نعوذ باللہ یہ مجنون اور کاذب ہے۔ اُسے خدا نے بڑھایا اور دُنیا کا سردار بنادیا، پس آیئے اور جلد سے جلد آیئے، دیار محبوب کو دیکھئے، حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور نذر عقیدت بجا لایئے، ہاں آیئے اور یہ کہتے ہوئے آیئے ؎

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

KHILAFAT LIBRARY

بائیبل اور شراب

یہ حقیقت ناقابل تکذیب ہے کہ بائیبل نے شراب نوشی، شراب سازی اور شراب فروشی ناجائز قرار نہیں دی، حالانکہ ام الخبائث کے خوفناک نتائج (بےحیائی، عقل سوزی اور نسلی خونریزی وغیرہ) آج زیادہ قیامت عیسائی ممالک میں برپا کر رہے ہیں،

یہ بھی امر واقعہ ہے کہ یہود اور پیروان مسیح جناب مسیح کی آنکھوں کے سامنے مے نوشی کرتے تھے، مگر موجودہ انجیل میں کہیں نہیں لکھا، کہ آپ نے لوگوں کو اس فعل قبیح سے باز رہنے کا وعظ کہا ہو، پس اس سے قبولیت اور جواز کا پہلو نکلتا ہے۔

علاوہ ازیں بائیبل بار بار مے نوشی کا تذکرہ تو کرتی ہے مگر اس فعل کو ناجائز و حرام ایک جگہ بھی قرار نہیں دیتی، بائیبل میں شراب نوشی کا ذکر دو سو سے زیادہ مقامات میں ہے لیکن ممانعت ایک جگہ بھی نہیں ہے،

بائیبل کے مطالعہ سے واضح ہے کہ یہ کتاب اپنے معتقدین اور دُنیا کے انسانوں کو مے نوشی سے نہیں روکتی، بلکہ ان کو یقین دلاتی ہے کہ اس کے بیان کردہ اور مسلمہ نبی بھی شراب پیتے رہے ہیں، جیسا کہ لوط اور ابراہیم کے متعلق کتاب پیدائش میں مرقوم ہے اور جناب مسیح نے تو (بقول اناجیل موجودہ) سب سے پہلا معجزہ ہی لوگوں کو یہ دکھایا، کہ پانی کو شراب بناکر پیش کیا، پھر انھوں نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں شراب گویا اپنا خون بناکر اپنے شاگردوں کو پلائی (بقول اناجیل مروجہ)

یہ بھی خیال رہے کہ عیسائی دنیا عہد مسیح سے لیکر آج تک علانیہ مے نوشی کرتی آئی ہے اس سے مقدس پادری تک مستثنیٰ نہیں اس سے بھی زیادہ یہ کہ آغاز مسیحت سے لے کر مارٹن لوتھر کے عہد تک مسیح کے نام پر مذہب کی مقدس رسموں میں شامل رہی ہے۔ اور اگرچہ لوتھر کے مقلدین (پروٹسٹنٹ فرقہ) کلیسیا کے جام و مینا توڑ چکے ہیں تاہم مے گلگوں، قدیم عقیدہ کے عیسائیوں (رومن کیتھولک) کی مذہبی رسموں میں آج بھی داخل ہے،

بائیبل میں شراب کا ذکر دو سو بیس مقامات میں ہے جیسا کہ خود پادری موریس اے فلپ نے لکھا ہے بائیبل کے اردو تراجم عام طور پر ملتے ہیں، پس ہماری تحریر کی تصدیق ہر شخص آسانی سے کر سکتا ہے تاہم بائیبل میں ذکر شراب کے بعض حوالہ جات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) کتاب پیدائش:۔ (۹ — ۲۱) و (۲۷ — ۲۸)
(۲) " سموئیل یکم (۱ — ۱۴) و (۱ — ۴)
(۳) " اسعیا (۵-۱)، (۲۴ — ۷) و (۵ — ۱۱) ([illegible])
(۴) " نحمیاہ (۵ — ۱۵)، (۵ — ۱۱)
(۵) " استر (۱ — ۷)
(۶) " صفیاہ (۱ — ۱۳)
(۷) " استیثناہ (۱۲ — ۱۷)، (۲۹ — ۶)
(۸) " قضاہ (۹ — ۱۲)، (۱۳ — ۱۴)
(۹) " سلاطین دوم (۱۸ — ۳۲)
(۱۰) " ایام دوم (۳۱ — ۵)
(۱۱) " زبور (۴ — ۷)
(۱۲) " امثال (۳ — ۱۰)، (۱۰ — ۲۰)
(۱۳) " یرمیاہ (۳۱ — ۱۲)
(۱۴) " موسیع (۲ — ۸)
(۱۵) " یوائیل (۱ — ۱۰)
(۱۶) " میکا (۶ — ۱۵)، (۲ — ۱۱)
(۱۷) " حجی (۱ — ۱۱)
(۱۸) " زکریا (۹ — ۱۶)
(۱۹) " احبار (۱۰ — ۱۹)
(۲۰) " گنتی (۲۸ — ۷)

چند اقتباسات بھی لطف سے خالی نہ ہونگے،

(۱) " اور نوح کھیتی باڑی کرنے لگا اور اس نے انگوری

KHILAFAT LIBRARY

باغ لگایا، اور اس کی مے پی کر نشے میں آیا"، پیدائش (۹-۲۰ لغایت ۲۱)

(۲) "اور لوط صنعر سے اپنی بیٹیوں سمیت نکل کر پہاڑ پر جا رہا، اور وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگیں تب پلوٹھی نے چھوٹی سے کہا آؤ ہم اپنے باپ کو مے پلائیں، سو اُنھوں نے اسی رات اپنے باپ کو مے پلائی، (پیدائش ۱۹ ۳۰/۳۵)

(۳) جب وہ (ابرام) بادشاہوں کو مار کر پھرا، اور ملک صدق سالم بادشاہ روٹی اور مے نکال لایا، اور وہ خداوند تعالیٰ کا کاہن تھا، اور اس نے برکت دے کر کہا، کہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے ابرام کو مبارک ہو اور ابرام نے سب کا دسواں حصہ اسے دیا "، (پیدائش ۱۴ - ۱۷/۲۱)

(۴) ایک ایک برے کیلئے مقدس ہی ہیں، اس مسکر کو خداوند کیلئے" (گنتی ۲۸ - ۷)

بایں ہمہ اب چند سال سے مسیحیوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ بائیبل شراب نوشی کی اجازت نہیں دیتی، بلکہ ناجائز قرار دیتی ہے لیکن اس ادعا کی تردید خود موجودہ بائیبل کر رہی جیساکہ ہم نے بالتفصیل ثابت کیا ہے،

پادری مورس اسے فلپ کا اسی نوع کا ایک مضمون ہماری نظر سے گذرا ہے جس کا ملخص حسب ذیل ہے :-

عبرانی زبان میں مختلف شرابوں کے نام مختلف ہیں یونانی میں صرف ایک ہی لفظ ہے"

"پس بائیبل میں اسی وجہ سے ہر جگہ ترجمہ شراب ہی ہؤا، ورنہ بعض جگہ بے نشہ شراب یعنی بے خمیر انگوری شربت مراد ہے"

کاش! یہ تاویل غلط نہ ہوتی، پہلے یہ کہا جاتا تھا، کہ بائیبل یونانی زبان میں نازل ہوئی، مگر اس کے خلاف اب یہ دعویٰ کیا جاتا ہے، کہ بائیبل کی اصل زبان عبرانی ہے مگر کیا یہ ممکن نہیں، کہ کچھ مدت بعد یہ رائے بھی کسی ضرورت سے تبدیل کرنی پڑ جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس امر کا ثبوت معدوم ہے کہ موجودہ بائیبل کے اصل الفاظ یعنی زبان عبرانی ہے یا یونانی؟ اور اس سے یہ طریق صحیح نتیجہ نکلتا ہے، کہ دعویٰ تحریف بائیبل وقیع اور تاحال ناقابل تردید و تکذیب ہے۔ خود بائیبل کی اندرونی شہادت سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے جواز شراب اور اعمال انبیاء سے مے نوشی کی ترغیبات بھی اس قبیل سے ہے۔

(بفرض محال) اگر بائیبل میں لفظ شراب سے مراد محض شراب انگور ہے، (جیساکہ بعض دعوے کرتے ہیں) تو پھر بائیبل کی حسب ذیل آیات کا کیا مفہوم ہے؟

(۱) نوح مے پی کر نشے میں آیا، اور اُنھوں نے اپنے کو برہنہ کیا، (پیدائش ۹ — ۲۰)

(۲) لوط کی دونوں بیٹیوں نے باپ کو شراب پلائی دوبار فرزند پیدا کئے، اور لوط اس کے پینے کے اپنے ہمبستروں کو نہ پہچان سکے، ایک بار پینے کے بعد دوبارہ پی، مدہوش ہوئے، اور جب ہوش میں آئے، تو پلانے والوں سے مطلق بازپرس نہیں کی، (پیدائش ۱۹ — ۳۲)

کیا ان بیانات کو بھی مترجمین کا اغلاط سمجھا جائے؟ اگر یہی بات ہے تو پھر موجودہ بائیبل طومار اغلاط سے مختلف شے نہیں ہے پس اس کی تقدیس معلوم۔

بائیبل کا مندرجہ بالا بیان نیز بائیبل کی دیگر آیات پادری مورس کے دعوے کی صریحاً تکذیب کرتی ہیں۔

پھر اگر یہ فرض کر لیا جائے، کہ بائیبل کے مترجمین نے شربت انگوری کا ترجمہ غلطی سے شراب کر دیا، تو اس کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ مترجموں نے بائیبل میں اور بھی بے شمار غلطیاں کی ہیں، اگر ترجمہ میں ایک نوع کی غلطی کا امکان تو دیگر انواع واقسام کی بے شمار اغلاط کا امکان کیوں نہیں؟ اگر امر واقعہ یہی ہے، (کہ بائیبل کے ترجمے میں ہزار در ہزار غلطیاں ہوئیں) تو پھر یہ نتیجہ نکالنا جائز اور درست ہے کہ بائیبل کے موجودہ تراجم قابل یقین نہیں اور بس۔

بائیبل کے یہی تراجم (جن میں شراب نوشی و شراب نوشی کی ترغیبات موجود ہیں) ہر سال لاکھوں کی تعداد میں چھاپ کر خاص و عام تک پہنچائے جاتے ہیں، یہ ترجمے دُنیا کی تقریباً ہر زبان میں منتقل ہو چکے ہیں، ہندوستان کی تمام زبانوں میں بھی ہو چکے ہیں، اور پُر جوش کوشش ہو رہی ہر کہ وہ ہر انسان تک پہونچائے جائیں، یوروپین ممالک میں ہر جوان بوڑھے مرد، عورت اور بچے کے ہاتھوں میں یہی تراجم ہیں۔

دُنیا جانتی ہے کہ عیسائی ملکوں میں شراب پانی کی طرح (بلکہ پانی کی جگہ) پی جاتی ہے۔

پس اگر اس کثرت مے نوشی کو بائیبل کے مطالعہ کا "مہلک ثمر" سمجھا جائے، تو کیا صحیح نہیں؟

کچھ شک نہیں، کہ بائیبل ہی کی تعلیم، عیسائیوں کو تجارت شراب کی طرف مائل کر رہی ہے، عیسائی ملکوں (خصوصاً فرانس) میں اس کی تجارت اور صنعت نے جو فروغ حاصل کیا ہے اس سے کون سا انسان ناواقف ہے آج اکثر ہندوستانی شراب کے خلاف جہاد کر رہے ہیں، مگر عیسائی حکومت مجاہدین خمر کو قید و بند سے مرعوب کر رہی ہے۔

پادری مورس نے لکھا ہے کہ عبرانی بائیبل میں اڑتیس جگہہ بے خمر غیر نشی شراب کا ذکر ہے جس کا استعمال نیک اور اچھے لوگ کرتے ہیں اور جو ہمیشہ آسمانی ستائش کا موجب رہی ہے اور اس کا ذکر اکثر گندم اور روغن کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی جگہہ خدا کی خاص نعمتوں میں ہے ...... ہوگا؟

لیکن موجودہ عیسائی دنیا تو اپنے اعمال سے ان دعوںٰ کی تکذیب کر رہی ہے، یہ تو سچ ہے کہ آج ہر عیسائی مے انگور، گندم اور روغن (روٹی، مکھن وغیرہ غذا) کے ساتھ نوش کر رہا ہے مگر وہ عرق بے خمر و بے نشہ کے قابل استعمال اور ممدوح فلک نہیں ہے، جسے خدا کی نعمت بتایا جاتا ہے، بلکہ خمیر شدہ نشہ آور عقل و مصلحت سوز ہے اور ایسی حقیقت ہے جس سے ہر دوست دشمن واقف ہے۔

پس اگر امریکہ، روس (یا کسی اور عیسائی ملک) نے اُم الخبائث کو دواماً مردود اور شہر بدر کر دیا ہے اور اگر یہ لعنت بزمانہ جنگ عظیم انگلستان کے شاہی محل سے (عارضی طور پر نکال دی گئی تھی، تو ضرور تعلیم بائیبل کے خلاف ایک قدم اُٹھایا گیا، گویا بائبل سے بغاوت کیگئی۔

حاصل کلام یہ کہ بائبل کے موجودہ تراجم کی تعلیم، انسانوں کی دینی یا دُنیوی فلاح کا باعث نہیں ہو سکی، بلکہ اگر ہم یہ کہیں کہ وہ تو ابن آدم کو غار تباھی کی طرف لے جا رہی ہے تو ہمیں معذور سمجھا جائے ۔ (ماخوذ)

ضروری اطلاع :- اگر آپ بیرون یا اندرون قادیان میں عمدہ باموقعہ اور وسیع مکان کے خواہشمند ہوں تو اس پتہ پر خط و کتابت کریں

معرفت منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

یورپ پر اسلام کا احسان عظیم

امریکہ کے ایک مسیحی پادری کا اعتراف

(از ڈیوڈ ینٹ ولیم ایچ ہال ایم ڈی ڈی امریکن یونیورسٹی بیروت)

سر ولیم میور کی کتاب "تاریخ خلافت راشدہ" میں حسب ذیل بیان درج ہے:۔

"جس وقت اقوام یورپ پر قرون وسطیٰ کی تاریکیاں چھائی ہوئی تھیں، بغداد کے فاضل علماء نے اپنی ان تھک کوششوں سے یونانی علوم وفنون کو زندہ کیا جس کے بعد یورپ اس بھولے ہوئے اور غیر مستعمل خزانے سے واقف ہو گیا"

اسی طرح ہنری کالبی اپنی کتاب "عربوں کی فتح سپین" میں لکھتا ہے:۔

"ان عرب جانبازوں کی قسمت میں ایک اخلاقی فتح اور لکھی ہوئی تھی، جس کی عظمت و وقعت جنگی فتوحات سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہے انھوں نے یورپ پر ایک علمی دماغی حملہ کیا، جس کا اعتراف آکسفورڈ کے مدارس نہایت شکریہ کے ساتھ کرتے ہیں اور جس کا دائمی اثر پولینڈ کی سرحد اور اسکاٹ لینڈ کی پہاڑیوں تک محسوس کیا جاتا ہے انہوں نے مغربی یورپ کی تاریکی کو نور کے سمندر میں غرق کر دیا، اگرچہ وہ بلاواسطہ اپنے مذہب کی اشاعت کر رہے تھے مگر بالواسطہ انھوں نے دنیائے مسیحیت کو بیدار کیا"

اگرچہ قطعی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا، کہ مغربی یورپ کو تاریکی سے نکالنے اور اسے حیات تازہ بخشنے کے اسباب وعلل کیا تھے، اگر یہ امر یقینی ہے کہ یورپ کی اس عظیم الشان بیداری میں عربوں کی علمی فضیلت کو کچھ کم دخل نہیں یورپ کے ممالک میں عربوں کی تعلیم تین ذرائع سے پہونچی۔

(۱) زائرین اور مجاہدین جو فلسطین سے واپس آئے۔

(۲) سسلی کے عربی علما اور مدارس۔

(۳) اسپین کے عرب:۔

ان تین وسیلوں سے یورپ کو اسلامی ممالک کے فلسفہ سائنس، ریاضی اور طب کا علم حاصل ہوا،

جس وقت وحشی حملہ آوروں نے روم کی تہذیب کو فنا و برباد کر کے یورپ کو جہالت کی ظلمت میں غفلت کی نیند سلا دیا تھا، خلفاء اسلام کی سلطنت انواع واقسام کے علوم وفنون سے ترو تازہ ہو رہی تھی، بغداد کا شہر ایک علمی مرکز بن گیا تھا، جہاں دنیا بھر سے مختلف النسل اور مختلف العقائد علماء اور فضلا کھنچے ہوئے چلے آتے تھے، ہارون الرشید اور اس کے بعد کے خلفا نے ہر قسم کے علم وفضل کی سرپرستی کی، انھوں نے تمام دنیا کے ممالک سے کتابیں حاصل کر کے بغداد کی ایک لائبریری میں جمع کیں، ایران اور ہندوستان، شام اور مصر کے علما کی عزت افزائی خود خلفا کرتے تھے، ارسطو کی تصانیف جو مغرب کیلئے گلدستہ طاق نسیان بن چکی تھیں عربی میں ترجمہ کی گئیں اور پھر اس صورت میں یورپ کے سامنے آئیں، ابن سینا جسے یورپ میں ابوسینا کہتے ہیں ۹۸۰ء میں بخارا جیسے دور دراز ملک میں پیدا ہوا تھا، اور اسے ارسطو کی تفسیر و ترجمانی کے متعلق یورپ میں بطور سند کے پیش کیا جاتا تھا،

مسلمانوں ہی نے علم الادویہ اور علم الطب کو فروغ دیا، کہا جاتا ہے کہ گیارہویں صدی عیسوی میں صرف چھ ہزار ایسے طالب علم تھے، جو علم الطب کی تحصیل کرتے تھے، علم جغرافیہ اور علم ریاضی کو ترقی دے کر بہت بلندی پر پہنچا دیا گیا تھا، اور عربی علما ہی نے زمین کی گول شکل کا تصور قائم کیا تھا، انھوں نے زاویہ منطقۃ البروج کو ناپا تھا، جبر و مقابلہ اور علم المثلث کی تعلیم حاصل کی تھی، اور اقلیدس کی شکلوں کو جبر و مقابلہ سے ثابت کرتے تھے، عربی کے ہندسے انھوں نے ہی ایجاد کئے، جس پر آج کل ہمارا طریق عشاریہ قائم ہے اور جس نے رومن ہندسوں کی مصیبت سے نجات دلا دی ہے۔

جب مسلمانوں میں یہ علمی سرگرمیاں جاری تھیں، تو یورپ قرون تاریک کی سحر آفرینی سے متاثر ہو کر سو رہا تھا، عربی ممالک کی تعلیم اور وہاں کے علماء کا یورپ کی بیداری میں بہت بڑا حصہ ہے۔ (ماخوذ)

حفظان صحت

آجکل نوجوانوں کے بال کیوں سفید ہو رہے ہیں

کمزور دماغ والوں کو نزلہ و زکام کی عام شکایت رہتی ہے اور عام پڑھے لکھے اور دفتر کے کلرک، اور بابو لوگ ان مرضوں میں عموماً گرفتار رہتے ہیں، کیونکہ اس تہذیب اور ظاہر داری کے زمانہ میں عام نوجوان گھی دودھ دہی کی جگہ تمباکو، سگریٹ اور پان کا عام استعمال کر رہے ہیں، جس سے ان نوجوانوں کی دماغی طاقت کمزور ہو رہی ہے آج کل چھوٹے چھوٹے بچے سگرٹ تمباکو اور پان کا استعمال کرنے لگتے ہیں مجھے ان بچوں کی حالت دیکھکر از حد افسوس ہوتا ہے کیونکہ ان چیزوں کا استعمال کر کے وہ خودکشی کا جرم کر رہے ہیں، یہ منشی اور زہریلی چیزیں انسانی مشین کے اندر تیل کا کام دینے والی کف غلظ کو خشک کر دیتی ہیں اور سودا یعنی خشکی کا مادہ جسم میں پیدا کر دیتی ہے جس سے نوجوانوں کے بال سفید اور بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔

آج کل کے عام پڑھے لکھے اور ظاہری نمائش کے دلدادہ نوجوان صبح کے وقت دہی یا دہی کی لسی کی جگہ لیمونیڈ اور سوڈا واٹر استعمال کرتے ہیں، جس سے بوجہ پیٹ کے خالی ہونے کے نقصان ہوتا ہی، نوجوان یہ بات یاد رکھیں کہ یہ وہی انسانی جسم کیلئے کف غلظ کی کمی کو پورا کرنے کی وجہ سے نہایت مفید ہیں جس کے استعمال سے انسان تندرست رہ کر لمبی زندگی کا لطف اٹھا سکتے ہیں،

نزلہ وزکام کی عام شکایت کی وجہ سے نوجوانوں کے دماغ کمزور ہو رہے ہیں، اور خضاب اور عینک دوا کی ضروریات ہو گئی ہیں جن کو عام طور پر مجبوری کی حالت استعمال کرنا ہی پڑتا ہے، خضاب کی تو اس لئے ضرورت ہے کہ چہرہ جوان ہوتا ہے لیکن بال بوڑھے ہو جاتے ہیں

KHILAFAT LIBRARY

سوال تو یہ ہے کہ موجودہ نسل تو بلا خضاب سے گذارا چلالے گی، لیکن آئندہ نسل کو بہت دشواری آئیگی، کیونکہ بہت سے کم عمر لڑکے بال سفید لئے پھرتے ہیں، لڑکپن میں تو یہ معاملہ رفع دفع ہو جاتا ہے لیکن جوانی میں بڑھاپے کے آثار ان کے خیالات کو کمزور کرتے ہیں، ہمیں خضاب سے سراسر نقصان ہے، اور اس بات کا ترک ضروری ہے، کہ خضاب کی ضروریات کو دور کیا جائے، اس لئے آئندہ نسلوں میں بچوں کیلئے مفصلہ ذیل احتیاطیں ضروری ہیں جس سے بال وقت سے پہلے کبھی سفید نہیں ہونگے۔

(۱) "بچوں کو پیدائش ہی سے دہی، آملہ کے پانی اور کھلی سرسوں یا لسی وغیرہ سے سر دھونے کی عادت ڈالنی چاہئے صابون خواہ دیسی ہو خواہ انگریزی قطعاً استعمال نہ کرنا چاہئے

(۲) شروع سے ہی خالص سرسوں کے تیل سے سر کی مالش کریں، خوشبودار تیل خواہ دیسی ہوں یا انگریزی بند کر دینے چاہئیں"

(۳) رات کا پڑھنا حتی المقدور بند ہو، کم سے کم دن دس گھنٹے اور بڑے سے بڑا دن ۱۵ گھنٹے ہوتا ہے اس قدر وقت مطالعہ کیلئے کافی ہے۔

(۴) مطالعہ کیلئے مٹی کے تیل کی نسبت سرسوں کے تیل کا استعمال بہت مفید ہے۔

(۵) معدہ کو بالکل خالی رکھنا جیسا کہ اب لڑکے سکول یا کالج جانیوالے کرتے ہیں، مضر ہے اسی طرح پیٹ بھر کر بھی کھانا بالوں کو نقصان دینے اور سفید کرنے میں مدد دیتا ہے، کیونکہ بہت کھایا ہوا کھانا بھی ٹھیک ہضم نہیں ہوتا،

(۶) ورزش باقاعدہ کرنا نہایت مفید ہے اس سے غفلت کرنا مضر ہے، ورزش کی حد اعتدال سے زیادتی بھی بالوں کو سفید کرنے میں مدد دیتی ہے اعتدال کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہئیے۔

(۷) مفصلہ ذیل اشیاء سے سر دھونا نہایت مفید ہے آملہ مقشر ۲ تولہ، صندل سفید ۶ ماشہ، پان کی جڑ ۶ ماشہ بالچھڑ ایک تولہ، مہندی کے پتے ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر دو گھڑ کر اس کا پانی اپنے سر میں ڈالیں۔

(۸) کھانا کھانے میں دھنیا خشک کا استعمال کم کریں اور گرم مصالحہ حسب ضرورت استعمال کریں اور مربہ ہلیلہ اور مربہ گاجر کا استعمال نہایت مفید ہے۔

(۹) دودھ کی نسبت گھی زیادہ مفید ہے لیکن گھی خالص ہونا چاہئیے۔

(۱۰) گرد و غبار میں رہنا ٹھیک نہیں ہے۔

(۱۱) نوجوانوں کی جسمانی صحت اور روحانی تربیت کا والدین کو ضرور زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا چاہئیے، اور اگر لڑکا نیک چلن ہے تو اس کی شادی بیس سال کی عمر سے پہلے چاہئیے۔

(۱۲) عام لوگوں کی یہ عادت ہے کہ یا تو وہ باقاعدہ جلاب لیتے رہتے ہیں یا فصد کھلواتے رہتے ہیں، یہ دونوں باتیں صحت کو نقصان پہونچاتی ہیں اور بالوں کو سفید کرنے میں مدد دیتی ہیں، بہتر یہی ہے کہ ورزش باقاعدہ کی جائے اس طرح سے ان ہر دو عمل کی ضرورت نہ رہیگی،

(۱۳) ہندوستانیوں کیلئے ہندوستانی علاج زیادہ موزوں ہے میگنیشیا وغیرہ کا جلاب یا مختلف سوڈے بالوں کو سفید کرتے ہیں،

(۱۴) مٹھاس میں چینی اور مصری کا استعمال کم ہونا چاہئیے اور گڑ اور شکر کا زیادہ،

نسخہ مربہ گاجر:- یہ مقوی دماغ اور جسم ہے اس کو بنانے کی ترکیب یہ ہے:-

"تین سیر گاجر کو تراش کر ایک مناسب مقدار پانی میں پکائیں اور نیچے اتار کر ہاون لکڑی میں نرم کریں، بعد اس کے مغز پستہ ۵ تولہ، مغز بادام ۵ تولہ، مغز اخروٹ ۲ تولہ، مغز ناریل یعنی گری ۵ تولہ، مغز فندق ۲ تولہ، کالی مرچ ایک تولہ خشخاش سفید ۲ تولہ، کبابہ ۲ ماشہ، سونٹھ ۳ ماشہ دارچینی ۳ ماشہ، ثعلب مصری ۴ تولہ، جائفل ۲ ماشہ ان بارہ اشیاء کو باریک کر کے دو سیر شہد، نصف سیر چینی آدھ سیر روغن گاؤ اور آدھ سیر مغز بادام میں ملا کر آگ پر پکائیں، تاکہ قوام درست ہو جائے، ہر موسم سرما میں اس کا استعمال نہایت مفید ہے"

مسئلہ تنظیم کا حقیقی حل

(از سید کشفی شاہ نظامی - رنگون)

گذشتہ "معارف" میں تنظیم ملت کے عنوان پر مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے یہ مضمون اس قابل ہے کہ ہندوستان کے دردمند اور روشن خیال مسلمان نہایت ہی سنجیدگی سے اس مضمون پر غور کریں۔

مسلمانوں کے موجودہ اختلاف و نفاق کی اصل علت مولانا کے نزدیک یہ ہے، کہ ان میں وحدت اعتقاد، وحدت خیال اور وحدت مقصد موجود نہیں ہے مولانا فرماتے ہیں، "اگر اعتقاد، خیال، اور مقصد میں خواہ وہ سیاسی ہو یا قومی، معاشرتی ہو یا مذہبی، کسی قسم کی وحدت و جامعیت نہ ہو، تو اس اعتقاد خیال اور مقصد کے اعمال اور مظاہر میں اتحاد و وحدت کا جلوہ کیونکر نظر آسکتا ہے،"

قوت و ترقی کا سرچشمہ: مولانا فرماتے ہیں۔

"ہر قوم کی ترقی اور تنزل کا صرف ایک ہی سبب ہے اور وہ یہ کہ جب کسی قوم کے تمام یا بیشتر افراد میں کسی ایک اعتقاد خیال اور مقصد کیلئے ایسی وحدت پیدا ہو جائے، جو شیرازہ بنکر منتشر افراد کو پکڑ کر اور ایکدوسرے سے ملا کر اس طرح ایک کر دے کہ ان کا جینا اور مرنا اسی کیلئے ہو تو وہ قوم اپنے میں ناقابل تسخیر قوت پاتی ہے، اور ہر بڑی سے بڑی مشکل کے خس و خاشاک کو سیلاب بنکر بہا لے جاتی ہے، ذاتی اغراض، مالی حرص، طمع نفسانی، اور خاندانی عزت و آبرو کی خواہش ہر چیز اس وحدت مقصد کی تیز آگ میں جلکر بھسم ہو جاتی ہے۔"

ان الفاظ میں مولانا نے جس حقیقت کبریٰ کا انکشاف کیا ہے اس میں قطعاً قطعاً اختلاف کی گنجائش نہیں ہے البتہ یہ ضرور قابل غور ہے کہ مولانا نے جس اتحاد خیال اور اتحاد مقصد کو قوت و ترقی کا سرچشمہ قرار دیا ہے وہ عملی طور پر مسلمانوں میں کیونکر پیدا ہو؟ یہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ قومی اور سیاسی حقوق و ضروریات کے متعلق روزمرہ کئی کئی چٹانیں قوم کے سامنے آتی ہیں، چونکہ تمام افراد ملت ایک سیلاب بنکر ان کا مقابلہ نہیں کرتے، اس واسطے ہمیشہ ٹھوکریں لگتی ہیں، قدم رکتے ہیں، اور شکست ہو جاتی ہے۔

عملی تدبیر۔ میری ناچیز رائے یہ ہے کہ خداوند پاک نے نمازوں اور جمعوں کی صورت میں، امت کو اتحاد کانفرنسوں کا جو لا انتہا ہی سلسلہ عنایت فرمایا ہے، اگر مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں تو اتحاد خیال، اتحاد مقصد اور اتحاد عمل کی وہ لہر جس کا مولانا نے ذکر فرمایا ہے مسلمانوں میں پیدا ہو سکتی ہے اور وہ بڑی

KHILAFAT LIBRARY

آسانی سے ہر مشکل و مصیبت اور ہر مذہبی اور سیاسی مطالبہ کے وقت ایک سیلاب صورت میں نمایاں ہو سکتے ہیں۔

میں نے انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کے خطبہ میں عرض کیا تھا،

" آج دنیا میں ہر ایک مقصد کی کامیابی کا انحصار " پروپیگنڈا " پر ہے، جنگ و انقلاب، اور تعمیر و تعلیم، ہر چیز پروپیگنڈا کے تابع ہے، کسی جماعت کے پاس اپنی قوم کو باقاعدہ اور منتظم طور پر . . . . . سمجھانے، ہم خیال بنانے، اور آمادہ عمل کرنے کیلئے جس قدر وسیع وسائل موجود ہونگے، اسی قدر وہ قوم اپنے مقاصد کی کامیابی پر حاکم و قادر ہوگی، اگر ہندوستان میں ۵ لاکھ مساجد ہوں، اور مسلمانوں کی سات سال سے زائد عمر کی آبادی نماز پنجگانہ (باجماعت) کی پابند ہو تو اس کے یہ معنی ہیں کہ کسی مسئلہ پر مسلمان معمولی طور سے ۲۵ لاکھ جلسے روزانہ منعقد کرنے پر قادر ہیں، اگر جمعہ کے اجتماعوں کو اتحاد مقصد اور اتحاد عمل کا ذریعہ بنایا جائے، تو اس میں اور بھی سہولیت ہے اس وقت اسی نوے لاکھ مسلمان ہر جمعہ کے دن بڑی بڑی مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں، اگر ان مساجد میں جدید اور ضروریات وقت کے مطابق خطبات جمعہ کا ایک مشترکہ پروگرام رائج ہو جائے، یا سر دست صرف اسی قدر انتظام کیا جائے، کہ کسی اہم اور متفق علیہ مسئلہ کے پیش آجانے پر ملک کی تمام جمعہ مسجدوں میں ایک ہی خطبہ پڑھا جایا کرے، جسمیں اس مسئلہ کے متعلق مسلمانوں کی پالیسی اور فرائض کی تفصیل موجود ہو، تو اس سے تمام ملک میں ایک ہی خیال و عمل اور ایک ہی احتیاج و اقدام کی گونج پیدا ہو سکتی ہے "

بہر حال مولانا سلیمان صاحب نے جس حقیقت کو علمی طور پر پیش کیا ہے، اس کی بہترین عملی طریقہ یہ ہے کہ ہم جمعہ کے اجتماعوں سے منظم طور پر فائدہ اٹھائیں۔

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس

(بنارس میں)

یہ کانفرنس چوالیس سال سے مسلمانوں کی تعلیم اور اصلاح معاشرت کے متعلق خدمات انجام دے رہی ہے، تعلیم عام اور مختلف پیشوں کی تعلیم کیلئے غریب طلبہ کو ہزارہا روپیہ سالانہ وظائف میں دیتی ہے، جس کی تعداد اب لاکھوں تک پہونچ گئی ہے، مختلف مقامات میں مکاتب کو مالی امداد دیتی ہے اور تعلیمی و اخلاقی مضامین پر کتابیں شائع کرتی ہے ہر سال ہندوستان کے کسی نہ کسی بڑے مقام میں اجلاس منعقد کرتی ہے، جس کے اثر سے وہاں کے مسلمان اپنے اپنے شہروں میں بالعموم اسکول، بورڈنگ ہاؤس یا کوئی نہ کوئی تعلیمی کام جاری کرتے ہیں، یا موجودہ تعلیمی کاموں کو ترقی دیتے ہیں،

امسال کانفرنس کا بیالیسواں سالانہ اجلاس بنارس میں منعقد ہوگا، اسی زمانہ میں بنارس میں آل ایشیا ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ہوگا، جس میں ایشیائی ممالک سے بڑے بڑے ماہران تعلیم آکر مختلف مضامین پر لکچر دینگے، ہماری کانفرنس کے جو ممبر آل ایشیا کانفرنس کے جلسوں میں شریک ہونا پسند فرمائینگے، اُن کی فیس یہ کانفرنس اپنے پاس سے ادا کرے گی اس طرح ایک فیس میں ۲ دو کانفرنسوں کی شرکت ہو سکے گی، آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس کے متعلق تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

مقام اجلاس۔ بنارس، جے نرائن مشن کالج۔

تاریخہائے اجلاس۔ ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ دسمبر ۳۰ء

فیس ممبری۔ مبلغ پانچروپے (ہے) جس سے آل ایشیا ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاسوں میں شرکت کا حق بھی حاصل ہوگا، یہ ممبر دونوں کانفرنسوں کے مباحثوں میں بھی شریک ہوسکیں گے، اور اُن کے پاس اجلاس مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی پوری روئداد بھیجی جائے گی۔

فیس وزیٹری۔ مبلغ دو ؏ روپیہ ہوگی، وزیٹروں کو صرف مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے جلسوں میں شرکت کا حق ہوگا وہ مباحثوں اور رائے دینے میں حصہ نہ لے سکیں گے، اور نہ انھیں روئداد ملیگی، نہ اُن کے قیام و طعام کا انتظام ہوگا آل ایشیا کانفرنس کے جلسوں میں وہ شریک ہونا چاہیں تو مبلغ دو ؏ روپیہ دے کر ہمارے دفتر سے ٹکٹ خرید کر سکینگے

قیام و طعام۔ ---- مولانا شاہ خلیل احمد عرف بابا خلیل داس صاحب بانی جماعت خدام اسلام بنارس نے ممبران کانفرنس کو دعوت دی ہے، آپ ہی کی طرف سے قیام و طعام اور پنڈال کا پورا انتظام ہوگا۔

ریلوے اسٹیشن۔ ہر طرف سے آنیوالوں کیلئے بنارس کینٹ کا اسٹیشن مناسب ہوگا، اور وہیں مہمانوں کی استقبال کا انتظام ہوگا، اسٹیشن سے قیام گاہ تک کا کرایہ مہمان خود ادا کریں گے،

مقامی صنعت و فرامین۔ بنارس صنعت پارچہ بافی کیلئے ہمیشہ سے مشہور ہے مہمانوں کی قیام گاہ میں انتظام کیا جائیگا کہ وہاں ایک کمرہ میں اس صنعت کے نمونے رکھے جائیں، نیز فرامین اور نایاب قلمی کتابیں جو مقامی طور پر مل سکیں گی وہ دیکھنے کیلئے رکھی جائیں گی۔

مشہور مقامات۔ بنارس میں قابل دید مقامات حسب ذیل ہیں:- گیان باپی کی مسجد، مسجد اورنگ زیب، مزار شیخ علی حزین اصفہانی رصدگاہ کا مندر، سونے کا مندر، درگا کنڈ مندر، بندر کا مندر ہندو یونیورسٹی، سارناتھ جو بنارس سے چار میل کے فاصلہ پر ہے یہاں وہ منارہ ہے جس پر گوتم بدھ نے کھڑے ہو کر اپنا پہلا اُپدیش دیا تھا،

نوٹ:- شیخ علی حزیں کے سوانح اور کلام کے متعلق اجلاس کانفرنس میں آنریری سکرٹری کی ایک تقریر ہوگی۔

خط و کتابت:- جو اصحاب مسلم ایجوکیشنل کانفرنس میں کوئی مضمون پڑھنا چاہیں یا کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں تو حسب ذیل پتہ پر بھیجیں۔

آل ایشیا ایجوکیشنل کانفرنس کا پروگرام اور فارم داخلہ بھی اسی پتہ سے ملے گا۔

پتہ:- آنریری جوائنٹ سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس، نمبر ۱۴۴ ا ، قاضی پورہ، بنارس۔

جو اصحاب ممبر ہونا چاہیں، تو پانچروپیہ اور وزیٹر ہونا چاہیں تو دو ؏ روپیہ حسب ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

پتہ:- آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈھ

التماس:- امید کہ خیر خواہان تعلیم کثیر تعداد میں اپنی شرکت سے اس اجلاس کی رونق بڑھائیں گے، اور اپنی بخشش رایوں سے ترقی تعلیم میں مدد فرمائیں گے،

(دستخط) **محمد حبیب الرحمن خان** شروانی (صدر یار جنگ)
آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈھ

KHILAFAT LIBRARY

انجمن حمایتِ اسلام لاہور کا سالانہ

(قومی اجتماع)

اعلان کیا جا چکا ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا چھیالیسواں (۴۶) سالانہ اجلاس اسلامیہ کالج کے میدان میں ۲۶ر و ۲۷ر و ۲۸ر دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء کو منعقد ہوگا،

کارپردازان انجمن - انجمن کی روز افزوں ضروریات کے پیش نظر قوم سے فراہمی سرمایہ کیلئے اپیل کر رہے ہیں اسلئے قوم حق رکھتی ہے کہ کارپردازان سے دریافت کرے کہ انھوں نے اب تک قوم کیلئے کیا کیا ہے، اور آیندہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

انجمن کے کارنامے اس سوال کا جواب زبانِ حال سے دے رہے ہیں لیکن ان حضرات کیلئے جو اس "جواب" کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے اور "زبان حال" کو نہیں سن سکتے، یہ ضروری ہے کہ "جواب" کو صفحہ قرطاس کی زینت بنایا جائے،

اسلامیہ کالج - انجمن کا سب سے بڑا کارنامہ اس کا کالج ہے جو پنجاب میں مسلمانوں کی تعلیمی بیداری کا ایک تابناک نشان ہے، کالج کے سینکڑوں فارغ التحصیل طلبہ عزت اور خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں، سرکاری محاکم میں کیا اور غیر سرکاری کاروبار میں کیا، وہ یکساں اپنے اس اعلیٰ کیرکٹر کا ثبوت دے رہے ہیں، جو ایک اسلامی کالج کے ماحول ہی سے پیدا ہو سکتا ہے، اسی ماحول میں قوم کے کثیر التعداد نونہال تعلیم اور تربیت پا رہے ہیں،

ہائی اسکول - انجمن کا دوسرا اہم کارنامہ اس کے متعدد ہائی اور مڈل سکول ہیں، جو لاہور کے اندر اور لاہور کے باہر مختلف مقامات پر کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں، یہ ہائی اسکول مسلمانوں کی ایک اہم ضرورت کو پورا کر رہے ہیں اور وہ ان اثرات سے ایک بڑی حد تک پاک ہیں جو غیر اسلامی درسگاہوں میں رونما ہیں، انجمن ایک اور ہائی اسکول کے قیام کی کوشش کر رہی ہے اور اگر خدا نے چاہا تو اس کی یہ تجویز بہت جلد لباس عمل پہن لے گی۔

زنانہ اور مردانہ یتیم خانے - تیسرا کارنامہ جس پر انجمن کو بجا ناز ہے، اس کا مردانہ اور زنانہ یتیم خانہ ہے، ان یتیم خانوں میں دو سو سے یتیم لڑکیاں اور لڑکے تعلیم اور پرورش پا رہے ہیں، ان یتیم خانوں کی ایک خاص خصوصیت ہے کہ ان میں طلبہ اور طالبات کو دریوزہ گری اور کاسہ لیسی سکھانے کے بجائے مفید اور کارآمد ہنر سکھائے جاتے ہیں جن کی بدولت وہ بڑے ہو کر آرام اور خودداری کی زندگی بسر کر سکتے ہیں، یہ یتیم خانے ایک اور اہم مقصد کو بھی پورا کرتے ہیں، جو یہ ہے کہ وہ قوم کے ان بچوں کو جو کس مپرسی کے عالم میں آوارگی یا ارتداد کا شکار ہو سکتے ہیں اس انجام بد سے بچا کر اچھے شہری اور نیک مسلمان بنا دیتے ہیں۔

زنانہ درسگاہیں - زنانہ مدارس انجمن کی سرگرمیوں کا ایک اور پہلو پیش کرتے ہیں، یاد ہوگا کہ انجمن کی بنیاد ہی دختران اسلام کو مسیحی مشنریوں کے پنجہ سے نجات دلانے کیلئے رکھی گئی تھی، اس مقصد کو نہ صرف مدارس بلکہ تبلیغ و تلقین کے ذریعہ بھی انجمن نے پورا کر دکھایا ہے اور آج شاذ و نادر ایسے واقعات سننے میں آتے ہیں کہ کوئی مسلمان خاتون کسی مشنری کے ہاتھوں ارتداد کی معصیت میں مبتلا ہوئی ہو، انجمن کی توجہ ایک زنانہ ہائی اسکول کے قیام کی طرف بھی منعطف کرائی جا رہی ہے۔

اشاعت اسلام - مسلمانوں کو اسلام پر قائم رکھنے اور مسلمان بچوں کو غیر اسلامی اثرات سے بچانے کیلئے انجمن نے ایک خاص صیغہ "شعبہ اشاعت اسلام" کے نام سے جاری کر رکھا ہے، جو اپنی بساط کے موافق کام کر رہا ہے اسی شعبہ کے ماتحت ایک "تدریب المبلغین کالج" قائم کیا جا رہا ہے، جس میں امیدواروں کو فن تبلیغ کی تعلیم دی جائے گی، اور مسلمانوں میں ایک ایسی جماعت پیدا کیجائیگی جو اعلاء کلمۃ اللہ خالصۃً للہ کرے۔

انگریزی اور یونانی شفاخانے - انگریزی اور یونانی شفاخانے انجمن کے کارناموں کی فہرست میں درجہ خصوصی رکھتے ہیں لائق اور مشہور ڈاکٹر اور حکیم ان شفاخانوں کے نگران اور مہتمم ہیں اور اگر ایک طرف وہ طلبہ کالج و مدارس کی صحت و عافیت کے ذمہ دار ہیں تو دوسری جانب پبلک بھی ان کی مہارت فن سے متمتع ہو رہی ہے۔

طبیہ کالج - طب دیسی کو صحیح طور پر ترقی دینے کیلئے انجمن نے ایک طبیہ کالج قائم کر رکھا ہے جس میں طلبا کی ایک معقول تعداد زیر تعلیم ہے اس کالج کی ڈگری کو پنجاب یونیورسٹی تسلیم کرتی ہے اور اس کے فارغ التحصیل طلبہ کامیابی کے ساتھ دادِ طبابت دے رہے ہیں،

دیگر شعبہ جات - طلبہ کے فائدے کیلئے انجمن نے ہوسٹل دار الاقامہ، لائبریری اور کالج اور اسکولوں کے ماتحت کئی مفید علمی و عملی شعبے جاری کر رکھے ہیں، جو طلبہ کو ناروا اور ناگوار ترغیبات سے محفوظ رکھکر ان کو مشاغل علمی میں مصروف رکھتے ہیں، اور ان کی دماغی جسمانی اور روحانی نشوونما میں مدد دیتے ہیں۔

جائداد میں بے نظیر اضافہ - گذشتہ برسوں میں انجمن نے اپنی روز افزوں ضروریات کی تکمیل کے علاوہ اپنی جائداد میں بھی لاکھوں روپے کا اضافہ کر لیا ہے اور وہ رفتہ رفتہ مستقل آمدنی کی صورت پیدا کر رہی ہے تاکہ اس کی قومی و اسلامی کوششیں حیات جاودانی حاصل کر لیں اور اس کی تحریکیں اور تدبیریں خدا کے فضل و کرم کے سایہ میں حوادث زمانہ سے محفوظ رہکر اپنی رفتار ترقی کو جاری رکھ سکیں۔

وہذا من فضل ربی - کارپردازان انجمن کو اس بات کا پورا احساس ہے، کہ جو اب تک ہے وہ افضال خداوندی کے بعد ... قوم کے احساس صحیح کی بدولت حاصل ہے اور آئندہ جو کچھ ہوگا وہ بھی اسی طرح حاصل ہوگا، پس انجمن کی کارکردگی کی اس مختصر کیفیت کے پیش کر دینے کے بعد بزرگان قوم و برادران اسلام کی خدمت میں مخلصانہ گذارش ہے کہ وہ از راہ ہمدردی قومی و خیر خواہی اسلام انجمن کی مزید دستگیری پر آمادہ ہوں، اور اپنی اخلاقی اور مالی امداد سے اس کو اس قابل بنا دیں کہ وہ سرمایہ کی طرف سے ایک حد تک بیفکر ہو جائے۔

تاجدار اسلام - خدام اسلام میں - یہ امر کہ آیندہ اجلاس

KHILAFAT LIBRARY

کی صدارت اعلیٰ حضرت حضور نواب صاحب بہاولپور خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے از راہ ذرہ نوازی منظور فرمائی ہے، ذمہ داریوں کا عظیم الشان بوجھ کارپردازان انجمن اور قوم کے سر پر ڈالدیتا ہے ایک نامدار تاجدار اسلام، خدام اسلام کے حلقہ میں تشریف لاتا ہے۔

ہمارا فرض۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اس مبارک ومسعود تقریب کو اس کے شایان شان بنائیں، اور انجمن کے اجلاس کو ہر ممکن پہلو سے اس قدر شاندار اس قدر کامیاب اور اس قدر پر رونق بنائیں، اور علمی فیاضیوں اور زر پاشیوں کے ایسے مناظر پیش کریں کہ ہماری مساعی خود حضور ممدوح کی جلالت قدر سے تحسین وآفرین کا تمغہ حاصل کرلیں اور اس طرح انجمن کی تاریخ میں ایک ایسے باب کا اضافہ ہوجائے جس کو مسلمانوں کی موجودہ نسل فخر کے ساتھ یاد رکھ سکے، آمین!

کتب نصاریٰ میں آنحضرت صلعم کی بشارات

مسیحیت کے ابتدائی زمانہ میں عیسائی لوگ ایکدوسرے کو ملتے تھے، تو سلام کے طور پر "مارا ناتا" کہا کرتے تھے عشائے ربانی کی رسم میں مئے پیتے اور یسوع مسیح کی یاد میں روٹی کا ٹکڑا توڑتے، تو زور سے کہتے "مارا ناتا" کوئی دوست کسی دوست کو خط لکھتا تو آخری کلمہ ہوتا، "مارا ناتا" مصائب سے نجات پانے کیلئے رات کی تاریکی میں کسی جگہ دعا کے لئے جمع ہوتے، تو وہ رات "شب مارا ناتا" کہلاتی، یہ کلمہ ان کے اندر برکت کا کلمہ تھا، اس "مارا ناتا" کے فقرہ سے ان کی جماعت میں ولولہ اور ذوق وشوق کے جذبات پیدا ہوتے وہ اس کلمہ میں امید اور ہمت کی روشنی دیکھتے تھے ان کی زندگی کا نصب العین اور ہر کام میں ان کا مطمح نظر "مارا ناتا" تھا، صبح وشام ان کے اندر "مارا ناتا" کا شور و غوغا تھا، جہاں کسی مسیحی کو غافل دیکھا دوسرے نے کہا "مارا ناتا" اور اس کی سستی اور غفلت جوش وخروش اور چستی سے بدل گئی، غرض گھر میں، بازار میں، گرجا میں، رات کی تاریکی میں، دن کی محفلوں میں، اور مذہبی رسوم اور عبادات میں سب جگہ "مارا ناتا" کا غلغلہ تھا مسیحی دنیا میں اس "مارا ناتا" کے ساتھ بڑے بڑے مقاصد اور امیدیں وابستہ تھیں لیکن یسوع مسیح کی یہ امت "مارا ناتا" سے مایوس ہونے لگی، کوئی امید اور آرزو اس نعرہ کے ورد اور ذکر سے ان کی بر نہ آئی، اور آخر کار یہ نعرہ بے اثر ہوکر رہ گیا، اور رفتہ رفتہ اس کا رواج چند صدیوں بعد بالکل مفقود ہوگیا، اب اس "مارا ناتا" کو کوئی جانتا بھی نہیں، اب ضرورت ہے اس امر کی کہ ہر ایک مسلمان جب عیسائی دوست کو ملے تو اس کو یاد دلائے "مارا ناتا"، اور جب کوئی مسیحی دوستوں کی محفل میں جائے تو نعرہ لگائے "مارا ناتا"، پادری صاحبان لیکچر کیلئے کھڑے ہوں تو مسلمان کہیں "مارا ناتا" میم صاحب پڑھانے کیلئے اسکول میں آئیں تو لڑکیاں پکاریں "مارا ناتا" مشن کالج میں پروفیسر آئیں، تو لڑکے سلام کریں، "مارا ناتا" کسی عیسائی دوست کو خط لکھیں تو پہلے لکھیں "مارا ناتا" لیکن آپ اب تک اس "مارا ناتا" سے واقف نہ ہوئے ہونگے کہ یہ کیا چیز ہے اور عیسائی دنیا کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے لیجئے ہم آپ کو اس مارا ناتا کی حقیقت سمجھائے دیتے ہیں، جناب مسیح نے ایک تمثیل بیان کی۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت۔ "ایک گھر کا مالک تھا جس نے انگوری باغ لگایا، اور اس کے چاروں طرف احاطہ گھیرا، اور اس میں حوض کھودا اور برج بنایا، اور اسے باغبان کو ٹھیکے پر دیکر پردیس چلا گیا، پھر جب پھل کا موسم قریب آیا تو اس نے اپنے نوکروں کو باغبان کے پاس اپنا پھل لینے کو بھیجا مگر باغبان نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو پیٹا، کسی کو سنگسار کیا، اور کسی کو قتل کیا" ——— "پھر اس نے اور نوکروں کو بھیجا جو پہلے سے زیادہ تھے، اور باغبانوں نے ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا، "آخر اس نے اپنے بیٹے (یعنی یسوع مسیح) کو ان کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کرینگے جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا، کہ وارث تو یہی ہے، آؤ اسے قتل کر کے میراث پر قبضہ کرلیں چنانچہ اسے پکڑ کر باغ سے باہر نکالا اور قتل کردیا،" "پس جب باغ کا مالک آئیگا، تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا سلوک کریگا؟ انھوں نے کہا کہ وہ ان برے آدمیوں کو بری طرح ہلاک کریگا اور باغ کا ٹھیکہ اور باغبانوں کو دے گا، جو موسم پر اس کو پھل دینگے یسوع نے ان سے کہا کہ کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا، کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہوگیا، اور خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہوا، پس میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لی جائیگی، اور اس قوم کو جو اس کو پھل لائے دیدی جائیگی جو کوئی اس پتھر پر گریگا، اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے، مگر جس کسی پر وہ گر گیا اسے پیس ڈالیگا۔

یہ ہے وہ "مارا ناتا"، کہ جس کی آمد کی یاد مسیحی دنیا نے ایک عرصہ تک قائم رکھی، کہ ان کے تمام اعمال واشغال زندگی میں اسی کی پکار تھی،

دوسری بشارت۔ "اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کروگے، تو میں باپ سے درخواست کرونگا کہ وہ تمھیں دوسرا وکیل بخشے گا، کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے یعنی حق کی روح۔ (یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۱۵-۱۷۔)

تیسری بشارت۔ "میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن وکیل جو روح القدس ہے اور جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمھیں سب باتیں سکھائیگا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب باتیں تمہیں یاد دلائیگا اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا، کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور میرے پاس اس کا کچھ نہیں ہے۔"

(یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۲۵-۳۱)

اس بشارت سے ہمیں مندرجہ ذیل باتیں ملی ہیں:-

(ا) آنے والا مسیح سے افضل ہوگا، کیونکہ مسیح خود اقراری ہے کہ "میرے پاس اس کا کچھ نہیں ہے"،

(ب) آنے والا نبی تمام دنیا کا سردار ہوگا،

(ج) جس شریعت کو میں نامکمل چھوڑ کر چلا ہوں وہ اس کو کامل کردے گا۔

(د) جو جو باتیں میں نے (مسیح نے) تم سے کہی ہیں وہ ان سب کو دہرائے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا دوسری کوئی شخصیت ان کی مصداق نہیں۔ (ماخوذ)

درخواست دعا۔ منشی محمد حسین صاحب سب ڈویژنل آفیسر ملٹری ورکس دمدوش دوستوں سے اپنے حسنات دارین کیلئے دعا کے خواستگار ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

تبلیغ کیلئے بے نظیر کتابیں

جس نے بھی ان بہترین تبلیغی کتب کا مطالعہ کیا وہ گرویدہ ہوگیا

آریہ مذہب کی حقیقت

آریوں میں تبلیغ کیلئے بےنظیر کتاب جو حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے (۱) آریہ مذہب میں مکتی کا دروازہ بند (۲) آریہ مذہب کی تنگدلی (۳) مختلف مذاہب کے ہادیوں کے متعلق آریوں کی خطرناک بدزبانی (۴) آریوں کا مسئلہ نیوگ اور انسانی غیرت (۵) مسئلہ نیوگ اور قانون (۶) ویدوں میں جدال وقتال کی خطرناک تعلیم (۷) کیا آرین وید الہامی ہیں، (۸) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت (۹) ویدوں کی اندرونی سیر (۱۰) ویدک ایشور کے کارنامے (۱۱) تناسخ کا بوداپن (۱۲) پنڈت دیانند کا سنیاس عملی کسوٹی پر (۱۳) آرین کتب میں شدھی کا دروازہ بند (۱۴) کیا آریہ سماج مذہبی سوسائٹی ہے اس کتاب میں آریوں کی کل کتابوں کا عرق نکال کر رکھدیا ہے قیمت صرف ایکروپیہ محصولڈاک علاوہ صرف چند کاپیاں باقی ہیں۔

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر، آجتک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے قریب ہیں، اس لئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں۔

(۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں، (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست یگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ (۸) ایشور سوٗر کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ میں (۱۰) تریتا جگ کے اوتار (۱۱) ایشور بادنے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۳) رام اوتار (۱۴) دواپر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضروریات اسلام پر سوامی دیانند کی شہادت (۱۸) مذہبی رواداری اور برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی شہادتیں، گویا وہ ہندوؤں کی کتب کثیرہ جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں اور آجتک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی، یہ ان جملہ کتب کا نچوڑ ہے قیمت صرف ایکروپیہ آٹھ آنے، محصول الگ۔

ست اپدیش

یہ کتاب کس پایہ کی ہے اس کیلئے آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رائے مبارکہ ملاحظہ کیجیے آپ لکھتے ہیں "میں نے کتاب ست اپدیش پڑھی مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی اس کے ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہوجاتا ہے کہ باوا نانک صاحب ضرور مسلمان تھے، اور دل اس امر پر مطمئن ہوجاتا ہے کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے اللہ تعالیٰ آپکی اس کوشش کو نیک ثمرات پیدا کرنیکا موجب بنائے، میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اس کتاب سے خود بھی فائدہ اٹھائیگی اور اس کتاب کو خرید کر دوسروں میں بھی تقسیم کریگی، دس کتابیں آپ میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کردیں اور قیمت مجھ سے وصول کرلیں قیمت صرف ایکروپیہ محصولڈاک علاوہ۔

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے کہ جس میں ہندوؤں کے کل عقاید وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ (۴) جنیو (۵) مورتی پوجا (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو رکھشا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے شری گرنتھ صاحب اور حضرت باوا نانکؒ کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے انکی بزور تردید کی ہے برخلاف اس کے مسلمانوں کے عقاید کے گروصاحب دل وجان سے قائل تھے مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل ومبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے جسمیں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام ہمیشہ گورو صاحبان کے حامی ومددگار رہے اور سکھ گوروؤں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا، اس کتاب پر ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے نہایت زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بےنظیر کتاب ہے قیمت صرف ایکروپیہ بارہ آنہ، مگر نور کے خریداراں سے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ، محصولڈاک علاوہ۔

سکھ اور مسلمان

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو گذشتہ مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا، یہ لیکچر اس قدر مقبول عام ہوا کہ اس کا پہلا ایڈیشن جو دوہزار چھپا تھا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا صرف چند کاپیاں باقی ہیں سکھوں اور مسلمانوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے قیمت فی کاپی آٹھ آنے، محصولڈاک علاوہ

سکھ مسلم اتحاد

یہ میرا انجمن حمایت اسلام کے گذشتہ سالانہ جلسہ کا لیکچر ہے جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سُنا، اب یہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے، اس رسالہ میں از روئے گرنتھ صاحب ودیگر مسلمہ کتب سکھ دھرم یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر سکھوں کا مضبوط قدموں پر اتحاد ہوسکتا ہے تو صرف مسلمانوں سے ہی،

۲۰ر دسمبر کا اہلحدیث اس رسالہ کے متعلق لکھتا ہے کہ "قادیان میں ایک صاحب شیخ محمد یوسف (سابق سورن سنگھ) ہیں آپکو سکھوں کے لٹریچر سے کافی واقفیت ہے اس رسالہ (سکھ مسلم اتحاد) میں آپ نے بتایا ہے، کہ سکھ دھرم اسلام کے قریب ہے اسلئے سکھ مسلم اتحاد ہوسکتا ہے"

قیمت کاغذ اعلیٰ ۸ر ادنیٰ ۶ر

ملنے کا پتہ:- مینجر اخبار نور، قادیان، ضلع گورداسپور (پنجاب)

KHILAFAT LIBRARY

ایک ستّر سالہ بوڑھے کی آواز

سُنو! اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

موسم سرما آگیا، سردی دن بدن تیز ہو رہی ہے، نزلہ، زکام، کھانسی جو سب بیماریوں کی جڑ ہیں یہ موسم سرما کا معمولی کرشمہ ہیں، اس موسم میں ان عوارض سے شاید ہی کوئی بچتا ہو، اگر آپ ان خطرناک بیماریوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں، تو آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں، کیونکہ یہ اکسیر آپ کو نہ صرف ان عوارض سے ہی بچائیگی بلکہ جملہ دماغی، جسمانی اور اعصابی کمزوریوں کو دور کرے گی، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنائیگی، اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں، خود میری طرف ہی دیکھئے میں ستر سالہ بوڑھا ہوں، ہڈیوں کا پنجر ہو گیا تھا، مگر اس اکسیر البدن کے استعمال سے از سر نو جوان بنگیا، اگر آپ بھی تنومند ہو کر اپنی زندگی کو قابل رشک بنانا چاہتے ہیں، تو پھر آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال کر دیں یہ میرا ہی تجربہ نہیں بلکہ ڈاکٹر بھی بعد از تجربہ اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں، چنانچہ :-

ڈاکٹر سیّد رشید احمد صاحب آئی ایم ڈی، انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"میں نے ایک دوست کیلئے آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن منگوائی تھی، انھوں نے اس کو استعمال کیا اور ان کو اس سے بے حد فائدہ ہوا۔ میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں، ایک شیشی اور بذریعہ وی پی جلد ارسال فرماویں"

قیمت فی شیشی جس میں ایک ماہ کی خوراک ہے۔ صرف پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

قادیان کے بزرگ تو موتی سُرمہ ہی پسند کرتے ہیں

اس لئے آپکو بھی یہی سرمہ استعمال کرنا چاہئے

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے ناظر تالیف و تصنیف موتی سرمہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو گکروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی، چنانچہ وہ پڑھائی کرنیکے سے عاجز ہو گئی تھی، اس نے آپ کا موتی سرمہ چند روز استعمال کیا جس سے اسکو بہت فائدہ ہوا، اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے میں یہ اطلاع اسلئے آپ کو دیتا ہوں تاکہ اور لوگ بھی موتی سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اُٹھا سکیں"

حضرت مولوی سیّد محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے سرمے استعمال کئے گئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، مگر آپ کے سرمے سے ان کی آنکھوں کی سب بیماری اور کمزوری دور ہو گئی، اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل درست اور ٹھیک ہو گئی ہے اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں، اور محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں کہ اسے ضرور شائع کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل، ناظر ضیافت و سینئیر پروفیسر احمدیہ کالج تحریر فرماتے ہیں کہ "مجھے گکروں کی مدت سے شکایت تھی رات کو مطالعہ سے خارش، جلن، پانی بہنا یہ عوارض زور پکڑ جاتے تھے، آپ کے موتی سرمہ نے بہت فائدہ دیا، اللہ کریم آپ کو جزائے خیر دے"

ضعف بصر، ککرے، جلن، خارش چشم، پھولا، جالا، پانی بہنا، دھند غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند غرضیکہ یہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پائینگے، اگر فائدہ نہ ہو تو اپنی قیمت فی الفور واپس لو۔

قیمت فی تولہ ۸؍ دو روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور

محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہے